

4405
/ 51A

أَهْلُ سُوْلِي التَّوْفِيقِ

مطبع فونستان

مسي باده تاج
تحفة حسان العيون

مقام مدرس شهر ١٣٤٥

وَمِنْ أَوْصَالِ التَّحْقِيقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حامد لمن هدانا الى صراط مستقيم. وامرنا في
الدين بانناخذ العقل القويم. وجعلنا من امته
نبيه الكبريم. ومن اتبع ملته واجبه اول
الفضل عظيم. وجعل العقل لنا قسطا سانقا
به بين الحق والباطل. وتميزه في الناس من بين
العاقل والجاهل. ومصليا ومسلما على النبي محمد
الذي هو في الشرف والرهبة من سائر الانبياء
اقدم واكمل. والله الذين قد هم عند الله من جملة
اولياء بل الانبياء اتم وافضل. اما بعد كهتاي
يحيى عاصي الواثق بالله الغني سيد محمد حسيني بن سيد محمد حسيني موم

سے جلوہ گفتار دیدنی زار دہ قصہ ماستنیدنی دار دہ کہ ہم سنتے
 تھے کہ یک خان معزز محل میں رو برو پر شیعوں کے مسائل فریضہ کو آنکے
 بیان کر کے اکثر تنک میں مومنوں کی جگہاں سعی کرتے ہیں
 اتفاقاً دیرنولہ ایک مجلس میں وہ اس حقیر سے دوچار ہوتے ہی
 جھٹ بوجھ بیٹھے کہ آپ کے مذہب میں کتنی عورتیں حلال ہیں پھر
 پاپی نے کہا کہ چار عورت ایک منکوہ دوسری عمروہ شیرینا لیز
 منکوہ چوتھی کثیر خلیل کہ مالک اسکا ایک شب کے لئے غیر استبراک
 اسکو دوسرے پر حلال کرنا ہی چاہئے ایسا ہی کتاب جامع عباسی
 میں لکھا ہے مگر ہمارے مذہب میں استبراک شرط ہے اس اثنا میں
 مجلس ختم ہو گئی رع جو سنا کرتے تھے کانوں سے وہ آنکھوں دیکھا
 مگر نام انکا یہاں مذکور نہیں کیونکہ جوابات ذیل سے تفسیر
 کی اور حق پسندی خواص کی ہکو منظور ہے نہ جھٹ و مناظرہ کسی

جواب اول کتاب مذکور کے مسئلہ تکمیل سے چند فقرے فارسی
 جو یہاں ضرورت کے لکھے جاتے ہیں فقہ اول در مسئلہ تکمیل خلاف است
 فقہ دوم فعل ابابت و تکمیل است و ابجانت کہ شخصی دیگرے
 دخول کردن کنیز نود را حلال کند فقہ سوم خلافت میان
 مجتہدین کہ ایں قسم داخل قسم اول است یا داخل قسم ثانی۔ پس جو
 مجتہد کہ استکو داخل قسم اول جاتے ہیں انکے نزدیک تکمیل کرنا کنیز کا
 چھے شرطوں سے چاہی ہی فقہ چہارم بشرط اول ابجانت اور ذکر صیغے
 اسکے فقہ پنجم بشرط دوم قبول است اور ذکر صیغے کا اسکے انتہاء
 ہننے مسئلہ مذکور کو خوب یکھا پر کہیں ذکر ایک شب کا اور غیر استبرا کا
 نہیں پایا پس انھوں نے جو کہا کہ نزدیک امامیہ کے کنیز کا ایک شب
 کے واسطے بغیر استبرا کے دوسرے پر حلال ہوتی ہی پس صحیح علیٰ معنی
 ہی اور فقہ تہاتے مذکور چہارم و پنجم سے ثابت ہوا کہ تکمیل میں صیغہ

اجماع قبول کا شرط ہی پس ہم یہاں کہتے ہیں کہ خواہر و دختر کو بائرا
 صیغہ اجماع قبول کیسے قبول کے لئے دینا شرعاً جائز نہیں مگر
 کثیر کو دینا مذہب میں خانِ معرف کے جائز نہیں اسی لئے انھوں نے
 تحلیل میں تعرض کیا ہی اور فقہائے مذکورہ قول و سیوم سے ظاہر
 ہوا کہ مسئلہ تحلیل میں مجتہدین کو خلاف ہی پس ایسے مسئلہ مختلف
 فقہ کا تعرض کسی سے بعینہ رائے اسکے مجتہد کی اس مسئلہ میں کیونکہ
 جائز ہو گا کیونکہ وہ شخص سمجھ کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں رائے میرے
 مجتہد کی یوں نہیں ہے جو آدم کہ ہم جنابِ مقلدے مرقوم کے
 مقلدوں سے نہیں پس انکی کتاب کے مسئلہ سے میر سمجھو کہ کیوں
 اعتراض کیے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہم جنابِ مقلد کی رائے کے قائل
 ہوں بسبب تقلید ہمارے مجتہد جی کے جسٹا مقلدانِ حنفی کے
 مسئلہ نافی کے قائل نہیں ہیں اور ایسا ہی ہانکے مقلدانِ انکے

مسئلے کے قابل نہیں پس باوجود اسکے نزدیک اس خانی معر کے
 پھر بھی اس مسئلے کا تعوض ہم سے جائز ہو تو ہم بھی ام فرنیہ کا
 تعوض جو سڈ شافعی کا ہی مقلدوں سے حنفی اور مالک
 وغیرہ کے کر سکتے ہیں اور تعوض نکاح متوعہ کا جو نزدیک مالک
 کے پیغمبر ہی اور نکاح موقت جو نزدیک زفر کے صحیح ہی ہم ان
 آنگے مخالفوں کے مقلدوں سے کر سکتے ہیں پس اب حوالہ اسٹہاٹے
 مذکور کا معتبر کتابوں سے تصنیف کے ضروری کہ جیسا کہ کتاب
 دیگر تصویب کے بکت نہیں میں لکھا ہی کہ قال الشافعی لا یثبت
 حرمة الصاهرة بالزنا وحرمة المروعة علی اباہ الرجل
 وعلی اولادہ وحرمة امہانہا وبناتہا علی الرجل۔
 پس اس مسئلے کو ام فرنیہ اس لئے کہتے ہیں کہ نزدیک شافعی کے حرمت
 مضاہرہ کی یعنی شہر الکی سبب زنا کے ثابت ہونے حرمت ماذر کی

پر سے اور حرمت دختر کی پدر سے اور حرمت ساس کی داماد سے
 ہو جاتی ہے یعنی وطی کرنا مردان مذکور کارمان مسطورہ سے جائز ہے
 پس ایسے ہی مسئلوں سے شاید علمائے احناف نے اپنی کتابوں میں اضافی
 پر کچھل الشافعی کا طعن کیا ہے اور جلد دوم پر یہ کہ فقہ حنفیہ کی ہے
 اس کے کتب النکاح کے فصل حرمت میں بھی مسئلہ ام زنیہ کا لکھا ہے
 پھر حاجت اسکے ایراد کی نہیں اور اسی کتاب میں بعد اسکے لکھا ہے کہ
 نزدیک حنفی کے نکاح متوع باطل اور نزدیک مالک کے جائز ہے کیونکہ
 مالک کہتے ہیں کان مباحا فیبقی الی ان یظہرنا بعدہ ^{شک}
 جواب میں حنفی کہتے ہیں کہ ینبذ النسخ باجماع الصحابة
 پس اس سے ظاہر کہ متوع نزدیک مالک کے نص سے مباح ہوا ہے
 اس لئے مالک نے دلیل نسخ کی متوع کے چاہی ہے پس نسخ اس نص
 کا نزدیک حنفی کے اجماع صحابہ ہی مگر مکتوبوں میں یہ تعجب

ہی کہ نص یعنی قرآن کسین میں اجماع سے باطل نہ ہوتا آیا ہے پھر ایک
 اسی فرقے سے ہو کر خلاف اجماع کا کیوں کیا ہی اور اسی کتاب میں
 بعد اسکے لکھا ہے والنکاح الموقت باطل مثل ان یتزوج
 امرأة بشهادة ستا من عشرين ايام مثلاً قال زفر هو
 جائز صحیح لان النکاح کالبیطل حاصل کیا بھی ہے جس
 میں تعین وقت کا اور دو گواہ ہوویں وہ نکاح نزدیک حنفی کے
 باطل اور نزدیک فر کے جو ان کے شاگرد ہیں جائز اور صحیح ہے کیونکہ اصل نکاح
 باطل نہیں ہوتا ہی پس ہم یہاں کہتے ہیں کہ متعہ اور موقت دونوں
 ایک ہو کیونکہ متعہ میں بھی وقت معین ہی اور جس نے تہمت
 زنا کی ہوتی ہے وہاں نکاح متعہ میں بھی دو گواہ لینے میں اس صورت میں
 بدلیل قول زفر یہاں متعہ میں بھی اصل نکاح باطل نہ ہوگا اور بخلاف
 شافعی کے وطی کرنا دہر میں عورتوں کے نزدیک مالک کے جائز ہے اور ہے

اور بھت مسئے ہیں کہ جب ابوالمعالج جو نبی حقیقت میں مذہبِ فحشہ کے
 جو لکھا ہی اس میں مذکور ہے کہ غازی نبیذ میں غوطہ مار کر دباغی پوست کو
 کٹی کے اگر صہرہج ہمسکا بخس ہو وی ستر عورت کر کے نماز پڑھنا اور نماز میں
 بجای اشد اکبر کے ترجمہ اسکا فارسی یا ترکی یا ہندی کہنا اور ترجمہ مڈھا متا
 دو برک سبز کہنا اور نجاست خشک پر سجدہ کرنا یہ سب نزدیک ابوحنیفہ کے
 مجاز نہیں اور شرح بیانبع میں مذکور ہے کہ حنفیہ قایل ہیں کہ باہر آنا نماز سے
 سلام یا کلام یا حدث کے یعنی کوزے دست ہی اور نزدیک ابوحنیفہ کے
 سوای شراب کے سب کرات حلال ہیں مگر بیہوشی حاصل نہ ہو کونہ ہوشی
 نزدیک انکی حرام ہی نہ نہت والی چیز چنانچہ شرح وقایہ میں مسطور ہے کہ
 واسطی حد شراب بشرط ہیں کہ اول مرتبہ ہوش ہونا دوسرا دایم لکر
 رہنا تیسرا پینی کو کو گون پر ظاہر کرنا اور سستی سے باہر آنا چوتھا لڑکے
 مسخیرگی کرنا پھس شرط اگر نہ پایا جاوین و ما ذن حد شراب کا نہیں

اور اکتالیس میں ہی کہ پوشیدہ شراب پینا مضر عدالت ^{نہیں}
 اور کتاب حیات لہجوان میں لکھا ہے کہ شہر نج کہیلنا نزدیک
 شافعی کے جائز ہے اور فضل بن زور بہان شرح نہج حنفی میں
 لکھا ہے کہ راگ عروسی میں نزدیک شافعی کے جائز ہے اور
 سوای اسکے مکروہ اور شرح وقایہ میں ہی کہ راگ واسطی اسے مضر عدالت
 نہیں مگر واسطی غیر کے البتہ مضر عدالت ہے اور حاشیہ شہر وقایہ
 جو چلیبی سے ہے ایسی بھی استفاد ہوتا ہے کہ نزدیک امام مالک کے
 وطی کرنا غلام سے جائز ہے چنانچہ نزدیک حنفی کے واطی ہر غلام کے ^{نہیں} حد
 اور شرح وقایہ میں ہی کہ غلام و ضو نزدیک حنفیہ کے نجس ہے نجاست ^{علیفہ}
 اور نزدیک ابو یوسف کے نجاست خفیفہ مگر غلام مقعد پاک سے اور
 علماء بخارا سب کے سب اخباری ہیں یعنی فقط حدیث بر عمل کرتے
 ہیں نہ اصول حنفی اور کافعی وغیرہ کے مثلاً آفتابین شافعی کا نزدیک انکی نجس ^{راہ} ہے

بہت اختلافات ہیں کہ جھڑا گنجائش انکی نہیں رکھتا ہی بلکہ خود اپنی
 تسنن بھی ان اختلافات کے قابل نہیں بلکہ جواب میں منکر کیے ہیں کہ جھڑا
 مخطی کو ایک ثواب ہی اور وہ خان معز اوپر جو کہے ہیں کہ ہمارے مذہب
 میں استبرائے شرط ہی اس سے جھڑا ثابت ہوتا ہے کہ تسنن میں تحلیل کسٹرا
 جائز ہے اور جو کہے ہیں کہ مذہب میں امامیہ کے چار عورت حلال ہیں
 کہ جھکا ذکر ہوا مگر بیان وہ جھڑا نہیں سمجھے کہ تسنن میں آٹھ عورت
 حلال ہیں بایں تفصیل منکو تو اور کثیر اور مجموعہ بقول لاکھ
 موقتہ بقول زفر اور کثیر تحلیل کسٹرا بقول خان معز ائمہ بقول
 شافعی ام فرنیہ اور بنت فرنیہ اور تو دفرنیہ پس وہ خان معز ایسے
 مسئلوں کو کہ جھکا ذکر نہوا اپنے مذہب میں رکھا پھر کہوں امامیہ کے
 مسائل فروغ پر اعتراض کرتے ہیں بلکہ جہاں اعتراض نہ لگے وہاں بھی
 دخل دیتے ہیں جیسا کسی محل میں کہا ہے کہ میت بیعہ کی گنتے سے بھی

بخوبی کہ جسیت کو پیش از غسل مس کرنے کے لئے مزہب میں امام کے
 مس کرنے والے پر غسل واجب ہوتا ہے کیونکہ کتے کو مس کرنے سے ہاتھ
 دھونا لازم آتا ہے نہ غسل پس ہم یہاں کہتے ہیں کہ مثلاً اہل اسلام کی
 تشیع سے ثابت ہے کہ قرآن کو کافر مکرم یا کتے پر نہیں لیں صریح میں کوئی
 کافر اس نوع کا اعتراض کسی مسلم سے کرے کہ مسلمان حالت جناب میں
 کیا کافر کے برابر ہے جو اس کو بھی قرآن کو مس کرنے کا ہماری تسبیح میں حکم
 نہیں اگرچہ وہ مسلمان ولی اللہ ہوے پس یہاں وہ مسلم اس کافر کو جو جو اس کے
 رہتا ہے وہی جواب اس جائے اس خان معر کا ہی طرف سے شیعوں کے بلکہ
 اعمال حسنہ کو شیعوں کے نسبت افعال قبیوہ سے دیگر طعن و تہمت کیے
 ہیں جیسا کہ کسی محل میں عید غدیر کو ایام جنوری سے جو نصار کی خوشی
 کے دن ہیں نظیر دیگر انھوں نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک مجددوں کے
 عید برابر ہیں خواہ اللہ تعالیٰ تو اسے ہر مہینے میں منجلیں گے

ذرا ستر کا یعنی رحم کی پائی کا نہیں لکھنے سے اُس خانغور نے جو سچھا کر لیا
 میں ستر اشرط نہیں ہے پس بھج جائے عارفانہ ہی کیونکہ انکو بھج علم ہی کہ
 ہر مسئلہ اپنے بحث میں متحقق ہوتا ہے پس بھج مسئلہ فقط حلیت کا تحلیل
 کی ہی نہ بحث ستر میں اسی وجہ سے طے نہ وگاہ ذکر ستر کا نہیں
 فرمایا بلکہ شان مسئلہ سے عدی کی کنیز تحلیل غیر مذکورہ مالک کے باحالت
 ستر میں رہ جائے پھر تھی اُس خان معر کو اسی مسئلہ میں اشکال ہوتا ہے جس
 صورت کو اپنی کتابوں کے مسئلوں کی شان سے دریافت کر نہیں مثلاً کتاب
 میں تسنن کی باب میں لکھے ہیں کہ حشو قبل یا دبر میں غایب ہوتے
 ہی فاعل و مفعول پر غسل واجب ہوتا ہے فقط پس علمائے تسنن اسی
 میں حرمت و طہی فی الدبر کی نہیں لکھتے سے بھج نہیں لازم آیا کہ مطلقاً
 و طہی فی الدبر جائز ہے کیونکہ وہ مسئلہ غسل کا ہی نہ بحث و طہی فی الدبر
 میں پس وہ خان معر عبارت سے مسئلہ مذکور کے قابل تہی ہے لہذا بر کی

حلیت کے ہیں تو یہاں تک کہ میں بھی ستر لٹا ہوا ہوں ہی کر کے قابل ہونگے
 ولو بالفرض نزدیک طلائے مرحوم کے کینز بغیر استرا کے دوسرے پرچہ چاند چلال ہو
 تب بھی اس رائے خطا پر اس مرحوم کے بقول اہل سنت ایک ثواب ہے
 کہ جس کا ذکر ہوا جو آپ شام تل بن بنیہ اس خان مغز پر چھٹا ہے کجی
 ظاہر ہو گا کہ مسائل فرعیہ سے اور علماء ایک فرقے کے ان مسائل میں
 بالکل اختلاف کرنے سے بد مذہبی یا فرق فرقیہ ناجیہ اور ناریہ کا تسمیر
 نہیں ہوتا ہے اگر اعتقاد اس خان مغز خلاف میں ہے ہو تو بری
 قباحتی لازم آتی ہیں اول جو قباحت ہی کہ ہر چار مذہب تسنن جو
 مشہور ہیں بسبب پہلے مختلفات یکدیگر کے کہ جن کا ذکر ہوا پر ایک
 ہتر فرقوں سے اسلام کے ایک فرقہ ہونا یعنی ان چار مذہب میں سے ایک
 مذہب ناجی اور باقی تین مذہب ناری ہونا لازم آتا ہے مگر ایسا نہیں
 بلکہ جو علماء اصول میں ایک فرقے سے ہیں مسائل فرعیہ میں بالکل اختلاف

کرنا انکارِ حجت ہی۔ لیکن لفرقة ان تہتر فرقوں کا مسئلہ اللہ تعالیٰ نے
 اور اصول اعتقادات سے جداگانہ بوجھا جاتا ہی پس اس خانم عمر کو
 درباحق و باطل کی ان فرقوں کے اگر منظور ہو تو ہر فرقے کے علماء سے
 مسائل الہیہ اور اصول اعتقادات میں مباحثہ کریں نہ ایسے سئلوں میں کہ جن کا
 ذکر ہو کہ کہ جب کے ناشی طرفین کی اور باعث رنج و عداوت کا فیما بین
 کے ہو جائے۔ اب آئندہ ماہ میں خان عمر کو معلوم کہ کچھ کچھ ایسے حرکات
 نکرین اور تنگ میں شیعان ال نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سعی
 بیہ فائدہ اور گناہیہائے عبت نکرین و ما علینا الا البلاغ

وبہ الاختتام والفرار

قطعہ تاریخ مولف

مبارک اللہ علیہم عالی فیض نیرداس سے ہوا جب پورا
 پئی سال اسکا دل حق میں ہے تحفہ خان
 ۱۲

4405
SIA